ختم نبوت

مصنف۔ علامہ مشتاق احمد نظامی

ماخذ۔ عقائد اہل سنت

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

ختم نبوت

موجودہ دور میں جتنے فتنوں نے جنم لیا ہے ان مین عظیم فتنہ نئی نبوت کا ہے جس کا دروازہ دیوبند میں کھلا اور ڈرامہ قادیان میں اسٹیج کیا گیا، ملت اسلامیہ کا کتنا المناک سانحہ ہے کہ جس فتنہ کو اپنی موت مرجانا چاہئے وہ پروان چڑھتا رہا پھلتا پھولتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک زندہ تحریک کا روپ دھار لیا۔ یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ مسلمان اپنے مذہب سے بیگانہ اور دین سے نا آشنا ہیں بیگانگی ہی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی یہ فتنہ اپنی تمام تر توانائیوں کے ساتھ زندہ ہے اور قرآن و سنت کے نام پر الحاد و بے دینی کا زہر دے رہا ہے اور وہ طبقہ جس نے دین مغرب سے لیا ہے اس زہر کو شیریں گھونٹ سمجھ کر حلق سے نیچے اتارتا جا رہا ہے یہ سمجھے بغیر کہ ایمان کو زندگی مل رہی ہے یا اسے موت سے قریب کیا جا رہا ہے۔

وقت کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ دینی فکر و شعور رسول و صحابہ کے اُسوہ سے نہیں مغربی ذہنوں سے حاصل کیا جا رہا ہے اور عقیدہ قرآن وسنت سے نہیں لیا جاتا بلکہ اپنے عقیدہ اور ذہن و فکر کے مطابق قرآن وسنت کو ڈھالا جا رہا ہے۔ نادان یہ بھی نہیں جانتے کہ دین مغرب میں نہیں رسول کی سیرت میں ملتا ہے اور عقیدہ ذہنی پیداوار نہیں بلکہ وحی الٰہی کا نقش ثابت ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء سلف نے (خدا ان کی قبروں پر رحمت و نور کی بارش برسائے) دین و مذہب کا پاکیزہ شعور پیدا کرنے کے لئے اصولِ تفسیر کی ترتیب دی تا کہ قرآنی آیات تفسیر و تاویل کی موشگافیوں سے محفوظ رہیں۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

''تفسیر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر قرآن سے ہو کیونکہ قرآن میں اگر کسی جگہ اجمال ہے تو دوسری جگہ اس کی تفصیل موجود ہے اگر قرآن میں تفسیر نہ پائی جاسکے تو سنت رسول سے لی جائے اس لئے کہ سنت قرآن کا بیان اور اس کی تفسیر ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے تمام احکام قرآن سے سمجھے ہوئے ہیں۔ اور جب کسی آیت کی تفسیر قرآن و سنت میں نہ مل سکے تو صحابہء کرام کے اقوال کی جانب رجوع کرنا چاہیئے وہ قرآن کی بہتر تفسیر جانتے تھے چونکہ نزول آیات کے وقت جو قرائن اور حالات تھے ان سے وہ باخبر تھے اور انہیں کامل سوجھ بوجھ، علم صحیح اور نیک عمل حاصل تھا خصوصاً ان کو جو گروہ صحابہ میں ذی مرتبت اور زبردست عالم تھے جیسے خلفاء اربعہ، آئمہ مجتہدین اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جب کسی آیت کی تفسیر قرآن و سنت اور اقوال صحابہ میں بھی نہ مل سکے تو تابعین عظام کے اقوال لئے جائیں۔''

(تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۴۰۳)

اور علامہ سیوطی ابن تیمیہ کا قول معتمد ہونے کی بنا پر نقل فرماتے ہیں۔

''جو شخص صحابہ اور تابعین کے مذہب اور ان کی تفسیر سے عدول کر کے کوئی دوسرا قول اختیار کرے وہ خاطی بلکہ متبدع ہے اس لئے کہ صحابہ قرآن کی مراد اور اس کی تفسیر ویسے ہی جانتے تھے جیسا کہ وہ اس دین حق کو جانتے تھے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔'' (اتقان ج ۲ ص ۱۷۸)

علامہ نسفی اور علامہ تفتازانی فرماتے ہیں۔

''آیات ظاہر معنی پر رکھے جائیں ظاہر معنی سے ایسے معنی کی جانب عدول

جس کا فرقہ باطنیہ دعویٰ کرتے ہیں الحاد بیدینی ہے۔" (شرح عقائد ص ۱۱۵)

یہ سارے حوالہ جات صرف اس لئے دیئے گئے، تا کہ پہلی صدی سے لے کر موجودہ صدی تک کے تمام فتنوں کے بارے میں آسانی سے فیصلہ کیا جا سکے کہ یہ سارے فتنے انہیں اصول وضابطے سے فرار کا نتیجہ ہیں۔

موجودہ صدی میں انکار ختم نبوت کا فتنہ بھی سلف بیزاری مغرب نوازی اور جدّت پسندی کی پیداوار ہے ختم نبوت کی نص صریح مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖن کے ظاہری معنی کو نظر انداز کر کے مختلف معنی پیدا کیے گئے اور طرح طرح کی موشگافیاں کی گئیں اور اس طرح امت میں افتراق وانتشار کا دروازہ کھولدیا گیا۔

آیت کی مراد معنی اور صحیح تفسیر جاننے سے پہلے شان نزول اور آیت کے جملوں میں مناسبت ذہن نشین ہو جائے تو بہتر ہے۔

شان نزول: عرب میں متبنّٰی (منہ بولے بیٹے) کو نسبی بیٹے کی حیثیت حاصل تھی بیٹے کی منکوحہ کی طرح متبنّٰی کی منکوحہ سے بھی نکاح حرام سمجھتے تھے جب رحمت عالم ﷺ نے اپنے متبنّٰی حضرت زید بن حارثہ کی منکوحہ سے نکاح فرمالیا تو کفار ومشرکین عرب طعن وتشنیع اور اعتراضات کا طوفان اٹھانے لگے کہ محمد ﷺ نے منہ بولے بیٹے کی منکوحہ کو نکاح میں لے لیا۔ اللہ تعالیٰ نے عرب کے اس جاہلانہ اور معاندانہ اعتراض کا جواب ارشاد فرمایا۔

"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے"۔

یہاں ذہن کو ایک جھٹکا لگتا ہے کہ سرکار نے متعدد مقامات پر حسنین کریمین کو اپنا بیٹا فرمایا ہے۔اس کے علاوہ حضور کے حقیقی فرزند حضرت طاہر، طیب، قاسم اور ابراہیم تھے پھر آیت میں یہ فرمانا کہ۔"محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔" کیا معنی رکھتا ہے اس ذہنی الجھن کو یوں دُور کیا گیا ہے۔

" والمراد من رجالکم البالغین والحسن والحسین لم یکونا بالغین حینئذ والطاهر والطیب والقاسم وابراهیم توفوا صبیانا "

(مدارک ج ۳ ص ۳۰۵)

رجالکم سے مراد بالغین ہیں اور حضرات حسنین نزول آیت کے وقت بالغ نہیں تھے اور طاہر طیب قاسم ابراہیم بچپن ہی میں وفات پا چکے تھے۔

تاریخی شواہد سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نزول آیت کے وقت حضرت طاہر طیب قاسم باحیات نہیں تھے اور حضرت ابراہیم اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے

آیت کے جملوں میں مناسبت:

آئمہ تفسیر نے متعدد طریقوں سے جملوں میں مناسبت بتائی ہے۔

امام رازی[1] فرماتے ہیں۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم فرمانے سے ہر قسم کی ابوت اور شفقت ومحبت کی نفی کا شبہ پیدا ہوتا تھا اس لئے شبہ کے ازالہ کے لئے ارشاد فرمایا گیا ولکن رسول اللہ یعنی روحانی طور پر تمہارے باپ ہیں جس طرح باپ شفیق وناصح واجب التعظیم اور لازم الاطاعت ہوتے ہیں۔اسی طرح یہ تم پر شفیق ومہربان اور تمہارے لئے واجب التعظیم ہیں بلکہ باپ سے بھی زیادہ یہ اوصاف

[1] آیت میں ربط وتعلق اور مناسبت سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے مولانا قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں بھی نبوت بالذات، نبوت بالعرض اور ختم ذاتی اور زمانی کی شاخیں نکالی ہیں اور پوری امت کے خلاف خاتم النبیین کا معنی ختم زمانی کے بجائے ختم ذاتی لیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

''سوعوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔

چند سطر بعد، باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعویٰ کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے پر جملہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا، اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں مواقع تھے بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔''

(تحذیر الناس ص ۴،۳ مطبوعہ کوہ نور پریس دھلی)

اور پوری امت سے الگ راستہ نکالنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب کو حضور ﷺ کے بعد نبی کے آنے میں کوئی شرعی قباحت محسوس نہیں ہوئی، لکھتے ہیں۔'' بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

(تحذیر الناس ص ۲۵)

امت پر فتنہ کا دروازہ کھولنے کے باوجود نانوتوی صاحب اپنے اختراعی معنی کی صحت پر کس قدر شاداں وفرحاں ہے، ملاحظہ فرمائیے۔

اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان او، کسی نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا۔

گاہ باشد کہ کودکے ناداں بغلط برھدف زند تبرے (تحذیر الناس ص ۲۶)

ان میں پائے جاتے ہیں پھر فرمایا گیا۔ وخاتم النبیین اور یہ رسول عربی ﷺ تو سراپا شفقت ورحمت ہیں۔ اس لئے کہ یہ آخری نبی ہیں جن کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں اور ایسے نبی امت پر بہت شفیق ہوتے ہیں کیونکہ ان کی مثال اس باپ کی طرح ہوتی ہے جو یہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اس کی اولاد کا کوئی مربی یا اتالیق نہیں ہے" (ایسے باپ کے دل میں شفقت ومحبت کی جو دنیا آباد ہوتی ہے وہ سب پر ظاہر ہے)

(تفسیر کبیر ج ۶ ص ۵۲۸)

علامہ زمخشری فرماتے ہیں۔

"محمد تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور ہر رسول کی طرح رحمت وشفقت اور آداب وحقوق میں اپنی امت کے باپ ہیں، مگر حقیقی باپ نہیں اس لئے کہ اگر ان کا کوئی حقیقی بالغ لڑکا ہوتو یہ آخری نبی نہ ہوں۔ بلکہ ان کے بعد ان کے فرزند کو نبوت ملے حالانکہ یہ آخری نبی ہیں۔

(کشاف، ج ۳ ص ۲۶۴)

بعینہ یہی مفہوم تفسیر ابوالسعود اور تفسیر صاوی میں بھی ہے کشاف کے الفاظ یہ ہیں:۔

﴿ خاتم النبیین ﴾ یعنی انه لو کان له' ولدٌ بالِغٌ مبلغ الرجال لکان نبیا ولم یکن هو خاتم النبیین "

اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے بیٹا ماننے پر یہ کیوں ضروری ہے کہ ان کا (سرکار کے بیٹے کا) منصب نبوت مانا جائے جبکہ بہت سے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام کی اولاد کو نبوت تو نبوت ایمان تک نصیب نہ ہوا جیسا کہ قرآن کریم خود شاہد ہے۔ اس کے جواب میں علامہ صاوی فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالٰی نے بعض رسولوں کی اولاد کو نبوت دے کر ان کی عزت افزائی

فرمائی ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اور ہمارے رسول تو سب رسولوں میں اکرم وافضل ہیں اس لئے اگر آپ کی اولاد (نرینہ) ہوتی تو آپ کی عزت افزائی کے لئے انہیں ضرور نبوت دی جاتی کیونکہ آپ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری کے مصداق ہیں۔"

(صاوی ج ۳ص ۲۳۲)

علامہ صاوی نے یہ جواب صرف عقیدت ومحبت میں ڈوب کرنہیں دیا ہے بلکہ اس کی تائیدوتوثیق میں اجلہء صحابہ کے اقوال وآثار موجود ہیں۔

راس المفسرین حضرت ابن عباس فرماتے ہیں۔

" یرید لو لم اختم به النبیین لجعلت له' ابنا یکون بعده نبیا "

(خازن ج ۳ ص ۴۹۵)

(اللہ تعالٰی کے فرمان خاتم النبیین سے) مراد یہ ہے کہ اگر میں ان پر نبوت ختم نہ کرتا تو ان کو بیٹا عطا کرتا جو بعد میں نبی ہوتے۔

حضرت ابن عباس کا دوسرا فرمان خازن میں اسی جگہ ہے۔

" ان اللہ لما حکم ان لا نبی بعده' لم یعطه' ولد اذکرا یصیر رجلا "

اللہ تعالٰی نے جب مقدر فرمادیا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں تو انہیں کوئی بیٹا جو مرد کہا جاسکے عطا نہ فرمایا۔

حضرت ابن ابی اوفی کا فرمان بخاری شریف میں ہے۔

" لو قدر ان یکون بعده نبی لعاش ابراهیم "

اگر حضور کے بعد نبی ہونا مقدر ہوتا تو حضرت ابراہیم (فرزند رسول) زندہ رہتے

حضرت انس صحابئ رسول سے سدی نے پوچھا حضرت ابراہیم فرزند رسول کی عمر

وفات کے وقت کیا تھی آپ نے جواب میں فرمایا۔

" ماملا مهده ولو بقی لکان نبینا لکن لم یبق لان نبیکم آخر الانبیاء "

(تلخیص التاریخ لابن عساکر ج ۱ ص ۲۹۴)

وہ گہوارہ کی مدت بھی پوری نہ کر سکے (بچپن ہی میں وفات پا گئے) اگر زندہ رہتے نبی ہوتے لیکن زندہ نہیں رہے اس لئے سرکار آخری نبی ہیں۔

بعضوں نے آیت کے جملوں میں یوں مناسبت بتائی ہے۔

"کفار و مشرکین عرب کا پہلا اعتراض یہ تھا کہ حضور نے اپنے بیٹے کی منکوحہ کو نکاح میں لیا ہے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا۔ "محمد تم مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔" دوسرا اعتراض یہ تھا کہ حقیقی بیٹے کی منکوحہ نہ سہی منہ بولے بیٹے کی سہی مگر اس سے نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا۔ ولکن رسول اللہ ہاں اللہ کے رسول ہیں جن کے فرائض میں ہے کہ وہ حلال چیز جس کو سماج کی بندشوں نے حرام کر رکھا ہے اسے رسم و رواج کی بیجا جکڑ بندیوں سے آزاد کرائیں اور اس کی حِلت خوب اچھی طرح ثابت کر دیں تا کہ اس کے جواز و حلت میں شک و شبہ کی گنجائش بھی باقی نہ رہے پھر تاکیداً فرمایا و خاتم النبیین اور سب نبیوں میں پچھلے نبی ہیں یعنی ان کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے جو معاشرہ کی جاہلیت اور بُرائیوں کو دُور کر سکے اس لئے اور شدید ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ عملاً اس جاہلانہ رسم کو مٹا کر جائیں تا کہ امت میں منہ بولے بیٹے کی منکوحہ سے نکاح کرنے میں نفرت باقی نہ رہے۔"

خاتم کے لغوی معنی:

عام گفتگو بھی صرف لغت سے نہیں سمجھی جا سکتی جب تک کہ متکلم مخاطب اور

گفتگو کا پس منظر ذہن میں نہ ہوتو قرآن جو عقائد و مسائل اور شریعت کی بنیاد ہے اُسے کیسے سمجھا جاسکتا ہے پھر بھی چند حوالے دیئے جارہے ہیں۔ تا کہ ذہن کا یہ بوجھ بھی ہلکا ہو جائے۔ مفردات راغب لغات قرآن میں ایک وقیع تصنیف ہے خاتم النبیین سے متعلق اس کے الفاظ یہ ہیں۔

"(وخاتم النبيين) لانه ختم النبوة اى تممها بمجيه"

(مفردات راغب ص ۱۴۲)

خاتم النبیین ہیں اس لئے کہ حضور نے نبوت ختم کر دی۔ یعنی آپ نے اپنی تشریف آوری سے نبوت تمام کردی۔

اسی طرح نزھۃ القلوب لغات قرآن میں اہم تصنیف ہے اس میں ہے۔

" قوله (خاتم النبيين) آخر النبيين"

(نزهة القلوب برحاشيه تبصير الرحمٰن ص۲۴۷)

خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے۔

مجمع البحار لغات حدیث میں نہایت جامع کتاب ہے اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

" خاتم النبوة بكسر التاء اى فاعل الختم وهو الاتمام و بفتحها بمعنى الطابع اى شئ يدل على انه لانبى بعده "

خاتم نبوت (تا کے زیر کے ساتھ) ختم کرنیوالا تمام کرنیوالا اور تا کے زبر کے ساتھ بمعنی مہر (دونوں ہی صورت) خاتم النبوۃ وہ ذات ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

قاموس میں ہے۔

"والخاتم آخرُ القوم كالخاتم ومنه قوله تعالىٰ وخاتم النبيين آخرهم "

اور خاتم (تا کے زبر کے ساتھ) قوم کے سب سے آخری آدمی کو کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ خاتم (تا کے زیر کے ساتھ) کے معنی ہیں اور اسی سے اللہ تعالیٰ کا فرمان وخاتم النبیین ہے۔یعنی حضور سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

اور قاموس کی شرح تاج العروس میں ہے۔

" ومن اسمائه عليه السلام الخاتم والخاتم وهو الذى ختم النبوة بمجيئه "

اور سرکار کے اسماء گرامی میں خاتم اور خاتم بھی ہے اور اس کے معنی ہیں وہ ذات جس کی جلوہ فرمائی نے نبوت ختم کر دی۔

ختم نبوت سے متعلق احادیث:

ختم نبوت سے متعلق سرکار کے تمام اقوال کو حیطہ تحریر میں لانے کی صلاحیت مجھ میں نہیں ۔ چند احادیث لکھے جا رہا ہوں تفصیل کے لئے سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیف جزاء اللہ عدوہ باباء ختم النبوۃ کا مطالعہ کریں۔

پہلی حدیث: " سرکار نے ارشاد فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس عمارت کی سی ہے جو نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو جو لوگ اس کے اردگرد گھومتے ہوں اور عمارت کی خوبصورتی اور حسن پر خوش ہوتے ہوں لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر حیرت زدہ ہوں تو میں اس اینٹ کہ جگہ پُر کرنے والا ہوں اور اس عمارت (نبوت کی عمارت) کو تمام کرنیوالا ہوں اور میں ہی آخری نبی ہوں اور ایک روایت میں ہے

تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنیوالا ہوں۔"

(رواہ البخاری و مسلم) مشکوۃ شریف باب فضائل سید المرسلین ص ۵۱۱)

دوسری حدیث: "سرکار نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں احمد ہوں ماحی ہوں یعنی مجھ سے خداوند قدوس کفر کو مٹاتا ہے میں حاشر ہوں یعنی قیامت کے دن لوگ میرے قدموں میں جمع کئے جائیں گے میں عاقب ہوں اور عاقب وہ نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"

(رواہ البخاری و مسلم) مشکوۃ شریف باب اسماء النبی و صفاته ص ۵۱۵)

تیسری حدیث: "كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي و انه لانبي بعدى وستكون خلفاء فكثر"

(بخاری ج ۱ ص ۴۹۱)

بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء فرمایا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہوتا ہے لیکن میرے بعد نبی نہیں البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔

چوتھی حدیث: " انی عند الله مکتوبٌ خاتم النبيين وان آدم منجدل فی طینته"

(شرح السنہ مشکوۃ شریف ص ۵۱۳)

میں عند اللہ اس وقت آخری نبی لکھا ہوا ہوں جب حضرت آدم اپنی خمیر میں تھے یعنی ان کا سراپا بھی تیار نہ ہوا تھا۔

پانچویں حدیث: "سرکار نے فرمایا دوسرے انبیاء پر مجھے چھ چیزوں میں فضیلت دی گئی (یعنی یہ چھ چیزیں میرے علاوہ دوسرے نبی کو نہیں دی گئیں) (۱) مجھے جوامع الکلم دیا گیا۔ (۲) لوگوں کے دلوں میں رُعب ڈال کر میری نصرت فرمائی گئی۔ (۳) مالِ غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا۔ (۴) ساری زمین

میرے لئے مسجد اور پاک بنائی گئی۔(۵) جمیع مخلوقات کے لئے میں مبعوث کیا گیا۔(۶) انبیاء کا سلسلہ مجھ پر ختم کیا گیا۔" (رواہ مسلم، مشکوۃ شریف ص ۵۱۲)

چھٹی حدیث: " انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر " (دارمی، مشکوۃ شریف ص ۵۱۳)

میں رسولوں کا پیشوا ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں اور نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں اور اس پر مجھے فخر نہیں۔

ساتویں حدیث : " ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی " (ترمذی، مسند امام احمد، مستدرک حاکم، جامع صغیر ج ا ص ۶۷)

بیشک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی تو میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

خاتم النبیین کا معنی تفاسیر کی روشنی میں :

وہ آئمہ دین جن کی علمی اور فکری کاوشوں پر علم وفن نازاں ہے ان کی چند توضیحات نذر قرطاس ہیں ان توضیحات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی پوری امت کا اجماعی معنی ہیں۔

امام رازی فرماتے ہیں۔

" ﴿وکان اللہ بکل شئ علیما﴾ یعنی علمہ' بکل شئ دخل فیہ ان لانبی بعدہ' " (کبیر جلد ۶ ص ۵۲۸)

اللہ کو ہر چیز کا علم ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

صاحب تفسیر ابوالسعود فرماتے ہیں:

" ﴿ وخاتم النبیین ﴾ ای کان آخر ھم الذی ختموا بہ وقری بکسر التاء ای کان خاتمھم ویؤیدہ قرأۃ ابن مسعود ولکن نبیاً ختم النبیین " (ابو السعود علی ھامش الکبیر ج ۷ ص ۳۳۹)

یعنی حضور تمام نبیوں میں پچھلے نبی ہیں اور ایک قرأت تا کے زیر کے ساتھ خاتم ہے (جس کے معنی آخر الانبیاء ظاہر ہیں) اور حضرت ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیاً ختم النبیین خاتم بکسر التاء اس کی تائید کرتی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ چاہے خاتم تا کے زیر کے ساتھ پڑھا جائے چاہے خاتم تا کے زبر کے ساتھ پڑھا جائے، دونوں ہی قرأت کی بنا پر معنی یہ ہیں کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں۔

علامہ زمخشری فرماتے ہیں۔

" وخاتم بفتح التاء بمعنى الطابع وبكسرها بمعنى الطابع و فاعل الختم وتقويه قرأة ابن مسعود ولكن نبيا ختم النبيين "

(كشاف ج ۳ ص ۲۶۳)

اور خاتم تا کے زبر کے ساتھ بمعنی آلہ مہر اور تا کے زیر کے ساتھ بمعنی مہر کرنیوالا اور بعد کی قرأت کی تقویت حضرت ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیا ختم النبیین سے ہوتی ہے۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

" فهذه الاية نص في انه لانبي بعده' واذا كان ، لانبي بعده فلا رسول بعده بالطريق الاولیٰ والاخریٰ لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولاينعكس " (تفسير ابن كثير ج ۳ ص ۴۹۳)

یہ آیت اس امر پر نص ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں جب نبی نہیں، تو رسول کیسے ہوسکتا ہے اس لئے کہ درجہء رسالت درجہ نبوت سے خاص ہے۔ ہر رسول نبی ہیں مگر ہر نبی رسول نہیں۔

علامہ فیروز آبادی صاحب قاموس فرماتے ہیں:

"﴿ وخاتم النبیین ﴾ ختم اللہ به النبیین قبله' فلایکون نبی بعده "
(تنویر المقیاس ص ۳٦۲)

اللہ تعالیٰ نے حضور کو تمام انبیاء سابقہ کا خاتم بنایا تو آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

علامہ علی بن احمد واحدی فرماتے ہیں۔

"﴿ وخاتم النبیین ﴾ ای لانبی بعده "
(الوجیز فی تفسیر القرآن العزیز بر حاشیه مراح لبید ج ۲ ص ۱۸۵)

یعنی حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

شیخ محمد نووی جاوی فرماتے ہیں۔

"﴿ وخاتم النبیین ﴾ ای وکان آخرهم الذین ختموا به "
(مراح لبید جلد ۲ ص ۱۸۵)

یعنی حضور تمام نبیوں میں آخری نبی ہیں۔

صاحب خازن فرماتے ہیں۔

" ﴿ وخاتم النبیین ﴾ ختم اللہ به النبوة فلا نبوة بعده " (خازن ج ۳ ص ۴۹۵)

اللہ نے حضور پر نبوت ختم کردی اب ان کے بعد کسی کے لئے نبوت نہیں۔

علامہ عبداللہ نسفی فرماتے ہیں۔

"﴿ وخاتم النبیین ﴾ بفتح التاء عاصم بمعنی الطابع ای آخرهم وغیره بکسر التاء بمعنی الطابع وفاعل الختم وتقویه قرأة ابن مسعود ولکن نبیان ختم النبیین " (مدارک جلد ۳ ص ۳۰٦)

تا کے زبر کے ساتھ عاصم کی قرأت ہے بمعنی آلہ ءمہر یعنی آخری نبی اور دوسروں کی قرأت تا کے زیر کے ساتھ ہے بمعنی مہر کرنیوالا اور اس کی تقویت حضرت ابن مسعود کی قرأت ولکن نبیا ختم النبین سے ہوتی ہے۔

حضرت ملا جیون فرماتے ہیں۔

" هذه الاية تدل على ختم النبوة على نبينا صريحاً والمقصود انه يفهم من الآية ختم النبوة على نبينا عليه السلام " (تفسيرات احمديه ص ۴۴۴)

یہ آیت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت کے ختم ہونے کی کھلی دلیل ہے۔ اور آیت کا مقصود و مفہوم یہ ہے کہ ہمارے حضور ﷺ پر نبوت ختم ہے۔

علامہ جلال الدین محلی فرماتے ہیں:

" ﴿ وكان الله بكل شئ عليما ﴾ منه بان لانبى بعده "

(جلالین شریف ص ۳۵۵)

اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں۔

اَب اخیر میں گھر کے بھیدی کی بھی ایک شہادت فرما لیجئے۔ مولوی علی لاہوری [2] اپنی مشہور معروف تالیف تفسیر بیان القرآن میں لکھتے ہیں۔

"انبیاء علیہم السلام ایک قوم ہیں اور کسی قوم کا خاتم یا خاتم ہونا صرف ایک ہی معنی رکھتا ہے یعنی ان میں سے آخری ہونا پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں یہاں ان سب احادیث کے نقل کرنے کی گنجائش نہیں جن میں خاتم النبیین کی تشریح کی گئی ہے یا جن میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہ آنا بیان کیا گیا ہے اور یہ احادیث متواترہ ہیں جو صحابہ کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہیں اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں۔

چند سطر بعد۔ اس قدر زبروست شہادت کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کا آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کرنا بینات اور اصول دینی سے انکار ہے۔" (بیان القرآن جلد سوم ص ۱۵۱۵ ، ص ۱۵۱۶ تفسیری ص ۲۶۵۹)

منکرین ختم نبوت کے شکوک وشبہات:

نئی نبوت کے پرچار کرنے والے مختلف شکوک وشبہات سے ذہنوں کو ہموار کرتے ہیں ان میں دو شبہے جو منکرین کے نزدیک نہایت اہم ہیں وہ پیش کئے جارہے ہیں تا کہ ان کے شبہات کی حقیقت کھل جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ ان میں وزن کتنا ہے۔؟

[2] قادیانی جماعت کے نبی مرزا غلام احمد نے اپنی امت کے لئے مختلف تاثرات اپنی کتابوں میں چھوڑے ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا کے مرنے کے بعد اس کی امت تین فرقوں میں بٹ گئی ایک اروپی فرقہ، یہ فرقہ مرزا کو تشریعی (صاحب شریعت) نبی مانتا ہے یہ فرقہ اسلام سے براہ راست ٹکرانے کی وجہ سے زندہ نہیں رہ سکا دوسرا فرقہ جو اپنے آپ کو مرزا کا سچا پکا جانشین کہتا اس کی قیادت مرزا کے صاحبزادہ کے ہاتھوں میں ہے یہ فرقہ مرزا کو غیر تشریعی نبی مانتا ہے۔ آج کل یہی فرقہ قادیانی جماعت سے موسوم ہے تیسرا فرقہ لاہوری جماعت کے نام سے مشہور ہے اس کے سربراہ مولوی محمد علی لاہوری ہیں اس فرقہ کا موقف یہ ہے کہ مرزا مسیح موعود ہیں۔ نبی نہیں، مرزا نے کہیں بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا ہے جہاں کہیں نبوت وغیرہ کے الفاظ ملتے ہیں وہاں اصطلاحی معنی نہیں بلکہ مجاز واستعارہ اور صوفیانہ اصلاحات مراد ہیں، مولوی محمد علی نے قرآن شریف کی تفسیر پہلے انگریزی میں ترجمۃ القرآن کے نام سے مشہور ہے۔ تفسیر بیان القرآن سرسید علی گڈھی کے ذہن وفکر کی آئینہ دار ہے۔ ایسا معلوم ہوا ہے کہ تفسیر لکھتے وقت سرسید کی روح مولوی محمد علی میں حلول کر گئی تھی، معجزات اور خوارق تشریح وتفسیر اس طرح کی گئی ہے کہ جدید نظریات وافکار قبول کر سکیں اور اس قسم کی تفسیر وتشریح کے لئے عرف واستعمال، زبان ومحاورہ علماء سلف کی کاوشوں، سیاق وسباق سب کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

ان کا سب سے اہم شبہ یہ ہے کہ حضور کو آخری نبی تسلیم کر لینے سے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نزول صحیح مانا جائے جو بالاتفاق نبی ہیں حالانکہ کثرت سے احادیث ہیں جن میں حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے۔

اس شبہ کا اگر تفصیلی جواب دیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے مختصراً چند جوابات دیئے جا رہے ہیں۔

عقائد کی مشہور کتاب شرح عقائد نسفی میں ہے۔

" فان قیل قد ورد فی الحدیث نزول عیسیٰ بعدہ' قلنا نعم لکنه یتابع محمد علیه السلام لان شریعته' قد نسخت فلایکون الیه وحی ونصب الاحکام بل یکون خلیفة رسول الله علیه السلام "(شرح عقائد نسفی ص۹۷)

اگر کہا جائے کہ حدیث میں آیا ہے کہ سرکار کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے (پھر سرکار کو آخری نبی کیسے مانا جائے) تو ہم کہیں گے کہ حضرت عیسیٰ نازل تو ہونگے لیکن حضور ﷺ کے تابع ہونگے اس لئے کہ ان کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے تو نہ ان کی جانب وحی ہوگی نہ وہ احکام مقرر فرمائیں گے بلکہ حضور کے نائب ہوں گے۔

علامہ عبداللہ نسفی فرماتے ہیں۔

" فان قلت کیف کان آخر الانبیاء ؟ وعیسیٰ ینزل فی آخر الزمان قلت ! معنی کونه آخر الانبیاء انه لا ینبا احد بعدہ' وعیسیٰ ممن نبی قبله وحین ینزل ینزل عاملا علی شریعة محمد مصلیا الی قبلته کانه بعض امته " (کشاف ج ۳ ص ۲۶۵)

اگر تم کہو حضور آخری نبی کیسے ہو سکتے ہیں جب کہ اخیر زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا؟ میں کہونگا حضور کے آخری نبی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ دی جائیگی اور حضرت عیسیٰ کو نبوت پہلے دیجا چکی ہے اور وہ جب نازل ہونگے۔تو شریعت مصطفویہ پر عامل ہوں گے اور کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز پڑھیں گے (بیت المقدس کی جانب نہیں) گویا کہ حضرت عیسیٰ سرکار کے بعض امتی ہیں۔

بعض حدیثوں میں یہاں تک ہے کہ وہ صرف حضور ﷺ کے تابع ہی نہیں ہوں گے بلکہ حضور کے امتی حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز بھی پڑھیں گے۔

" قال کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم "

سرکار نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب تم میں ابن مریم اتریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ (بخاری شریف باب نزول عیسیٰ)

البتہ ایک سوال یہ رہ جاتا ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ احکام مقرر فرمائیں گے نہ ان کی جانب وحی آئے گی تو پھر ان کے نبی ہو کر آنے کا مقصد کیا ہے یہ تو عملاً عہدہ نبوت سے معزولی ہے حالانکہ نبی نبوت سے معزول نہیں ہوتا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہوں گے اس کے باوجود ان کی جانب وحی نہ آئے گی تا کہ حضور ﷺ کی عظمت و رفعت دنیا والوں پر ظاہر ہو جائے کہ یہ وہ عظیم المرتبت رسول ہیں جن کی اتباع کرنے میں حضرت عیسیٰ جیسے الوالعزم نبی فخر محسوس کرتے ہیں۔

ان کا دوسرا شبہ یہ ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا ہے " قولوا خاتم النبیین و لاتقولوا لانبی بعده " خاتم النبیین کہو مگر یہ نہ کہو کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں حضرت عائشہ کے اس فرمان سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ کچھ اور ہے اگر یہی معنی ہوتے تو حضرت عائشہ لانبی بعده کہنے سے کیوں روکتیں۔ حضرت عائشہ کا یہ فرمان دُر منثور، تکملہء مجمع البحار اور تاویل الاحادیث میں ہے۔

اس شبہ کے جواب میں میرے کچھ کہنے سے بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ بائیں بازو (لاہوری جماعت) کے قائد وسربراہ مولوی محمد علی لاہوری نے جو کچھ کہا ہے اسے نقل کر دیا جائے۔

''ایک قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں۔'' قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لانبی بعده ''خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس کا یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی کچھ اور تھے کاش وہ معنی بھی کہیں مذکور ہوتے حضرت عائشہ کے اپنے قول میں ہوتے، کسی صحابی کے قول میں ہوتے، نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے مگر وہ معنی دذطن قائل ہیں اور اس قدر حدیثوں کی شہادت جن میں خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی کئے گئے ہیں ایک بے سند قول پر پس پشت پھینکی جاتی ہیں۔ یہ غرض پرستی ہے خدا پرستی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے رد کی جاتی ہے۔ اگر اس قول کو صحیح مانا جائے تو کیوں اس کے معنی یہ نہ کئے جائیں کہ حضرت عائشہ کا مطلب یہ تھا کہ

دونوں باتیں اکٹھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ خاتم النبیین کافی ہے جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ کا قول ہے کہ ایک شخص نے آپ کے سامنے کہا خاتم الانبیاء ولا نبی بعدہ تو آپ نے کہا خاتم الانبیاء کہنا تجھے بس ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا مطلب ہو کہ جب اصل الفاظ خاتم النبیین واضح ہیں تو وہی استعمال کرو یعنی الفاظ قرآنی کو الفاظ حدیث پر ترجیح دو اس سے یہ کہاں نکلا کہ آپ الفاظ حدیث کو صحیح نہ سمجھتی تھیں اور اتنی حدیثوں کے مقابل اگر ایک حدیث ہوتی تو وہ بھی قابل قبول نہ ہوتی چہ جائے کہ صحابی کا قول جو شرعاً حجت نہیں۔

(بیان القرآن ج ۳ ص ۱۵۱۶، ص ۱۵۱۷ تفسیری ص ۲۶۵۹)

منکرین ختم نبوت کے متعلق شرعی احکام:

مسئلہ ختم نبوت دین کے اساسی اور بنیادی مسائل میں سے ہے اس لئے آئمہ شریعت نے صاف اور صریح لفظوں میں فرما دیا ہے کہ جو اس مسئلہ میں سواد اعظم کے خلاف ہو وہ خارج از اسلام اور کافر ہے۔

" اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات " (الاشباہ والنظائر مطبع مظھری ص ۱۳۸)

جو حضور ﷺ کو آخری نبی نہ جانے وہ مسلمان نہیں اس لئے کہ سرکار کو آخری نبی جاننا ضروریات دین میں سے ہے۔

عالمگیری میں ہے۔

" اذا لم یعرف الرجل ان محمد ﷺ آخر الانبیاء علیهم وعلی نبینا السلام فلیس بمسلم " (عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۲، مکتبہ رحیمیہ)

جو شخص حضور ﷺ کو آخری نبی نہ جانے وہ مسلمان نہیں۔

علامہ سید محمود آلوسی بغدادی فرماتے ہیں۔

" وکونه ﷺ خاتم النبيين مما نطق به الكتاب وصدعت به السنة واجمعت عليه الامة فيكفر مدعي خلافه ويقتل ان امر "

(روح المعانی ج ۷ ص ۲۵)

حضور ﷺ کا آخری نبی ہونا کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہے اور امت کا اس پر اجماع ہے تو جو اس کے خلاف دعویٰ کرے اس کی تکفیر کی جائے گی اور اصرار کرنے پر قتل کر دیا جائے گا۔

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

" وقد اخبر الله تبارك وتعالىٰ في كتابه ورسوله ﷺ في السنة المتواترة عنه انه لانبي بعده' ليعلموا ان كل من ارعى هذ المقام فهو كذابٌ افاك رجالٌ ضال مضل ولو نحرق وشعبد واتى بانواع السحر والطلاسم والنير نجيات فكلها محال وضلال عند اولى الباب "

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴)

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن میں اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث متواترہ میں خبر دیدی کہ سرکار کے بعد کوئی نبی نہیں تا کہ لوگ جان لیں کہ جو شخص نبوت ورسالت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا مفتری دجال گمراہ اور گمراہ گر ہے اگر چہ اس سے خرق عادت ہو اور وہ شعبدے دکھائے اور طرح طرح کے جادو طلسمات اور نیرنگیاں پیش کرے عقلمند جانتے ہیں کہ یہ سب دھوکہ اور فریب ہے۔

علامہ تورپشتی فرماتے ہیں۔

" وآں کس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود
وآں کس کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافراست "

(المعتمد فی المعتقد بحوالہ البشیر القاری بشرح صحیح البخاری ص ۲۲۷)

سخت اذیت ہوتی ہے جب یہ سوچتا ہوں کہ ایسا فرقہ جو قرآن وسنت، آثار صحابہ اقوال سلف اور پوری امت کے خلاف موقف لیکر اٹھا ہو نہ صرف جی رہا ہے بلکہ اپنی بھرپور توانائی کے ساتھ پھیلتا جارہا ہے پھر یوں تسلی ہوتی ہے کہ ایسا ہونا ناگزیر اور لابدی ہے۔ سرکار نے پیشین گوئی فرمائی ہے۔

" لاتقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريبا من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله " (بخاری شریف)

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس ایسے دجال کذاب نہ پیدا ہوں گے جو سب کے سب اپنے کو اللہ کا رسول سمجھیں گے۔

حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" وليس المراد بالحديث من ادعى النبوة مطلقا فانهم لايحصون كثرة لكون غالبهم نيشانهم ذلك عن جنون وسوراء وانما المراد من قامت له شوكة " (فتح الباری ج۶ ص۴۵۵)

اس حدیث سے ہر قسم کے مدعیان نبوت کی تعداد بتانا مقصود نہیں اس لئے کہ مدعیان نبوت کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ شمار نہیں کیا جا سکتا یہ مرض (دعویٰ نبوت) علی العموم جنوں اور سودار سے پیدا ہوتا ہے بلکہ مقصود ان دجالوں کی تعداد بیان کرنا ہے جن کی شوکت قائم ہو جائے یعنی ماننے والے کثرت سے ہو جائیں یہ حقیقت ہے کہ جب تک جنون نہ ہو اس وقت تک سر میں دعویٰ نبوت کا سودا پیدا نہیں ہوتا خود مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھئے، قادیانی جماعت کا رسالہ ریویو لکھتا ہے۔

"مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا، اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات غم اور سوء ہضم تھا

جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔" (رسالہ ریویو قادیان ص ۱۰ اگست ۱۹۲۶ء بحوالہ قادیانی مذہب چوتھا ایڈیشن)

اور مراق کیا مرض ہے یہ اطباء کی زبانی سنیئے۔

"مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہوتا ہے پیدا ہوتا ہے۔" (شرح الاسباب والعلامات امراض راس بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۰۵)

اور اس مرض کے آثار و نتائج کیا ہوتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

"مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو مثلاً۔ مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے۔"

(اکسیر اعظم جلد اول ص ۱۸۸ بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۰۸)

پھر کیا ایسا شخص اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہو سکتا ہے اور اس کی باتیں لائق اعتنا ہو سکتی ہیں اس کا فیصلہ خود ایک قادیانی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے۔

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیتی ہے۔"

مضمون ڈاکٹر شاہنواز صاحب قادیانی
بحوالہ قادیانی مذہب ص ۱۰۸، ص ۱۰۹
مولفہ پروفیسر الیاس برنی مرحوم
(مولانا محمد ایوب صاحب مظہر پورنوری)